Allama Iqbal Open University AIOU B.A A.D Solved Assignment NO 1 Autumn 2024

Code 473 Hadith

Q.1

حدیث جبرائیل کا ترجمہ کریں اور اس کی روشنی میں اسلام ایمان اور احسان کا مفہوم بیان کریں۔

Ans;

حدیث جبرائیل کا ترجمہ اور اس کی روشنی میں اسلام، ایمان اور احسان کا مفہوم

حدیث جبرائیل ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے تین اہم سوالات کیے، جو اسلام، ایمان اور احسان کے بنیادی تصورات کی وضاحت کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں آئی ہے اور اس کا مفہوم دنیا و آخرت میں انسان کی فلاح کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

حدیث جبرائیل کا ترجمہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نہایت سفید کپڑوں میں ملبوس اور سیاہ بالوں والا آیا۔ اس نے ہم میں آ کر بیٹھنے کی اجازت لی اور نبی ﷺ سے تین سوالات کیے:

1. **اسلام کیا ہے؟**
   - نبی ﷺ نے فرمایا:
     "اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو، اگر تمہیں اس کا استطاعت ہو۔"

studyvillas.com

2. **ایمان کیا ہے؟**

- نبی ﷺ نے فرمایا:
  "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر کا یقین رکھو، چاہے وہ اچھی ہو یا بری۔"

3. **احسان کیا ہے؟**

- نبی ﷺ نے فرمایا:
  "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

پھر وہ شخص چلا گیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ وہ شخص کون تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمہیں دین کے مسائل سکھانے کے لیے آئے تھے۔"

اسلام، ایمان اور احسان کا مفہوم:

1. اسلام: اسلام، لفظی طور پر "سلامتی" یا "اطاعت" کا معنی رکھتا ہے، اور اس کا بنیادی مفہوم ہے اللہ کے ساتھ مکمل تسلیم و رضا کا اظہار۔ حدیث جبرائیل کے مطابق اسلام کے پانچ ستون ہیں:

- **توحید**: اللہ کی واحدیت کی گواہی دینا۔
- **نماز**: اللہ کی عبادت کے لیے نماز قائم کرنا۔
- **زکوٰۃ**: غریبوں کی مدد کے لیے دولت کا ایک حصہ دینا۔
- **روزہ**: رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا۔
- **حج**: استطاعت ہونے پر مکہ مکرمہ کا سفر کرنا۔

یہ تمام اعمال ایک مسلمان کی زندگی کا حصہ ہیں اور ان سے انسان اللہ کی رضا اور دین کی پیروی کرتا ہے۔

2. ایمان: ایمان، دل سے یقین کرنے اور زبان سے اظہار کرنے کا نام ہے۔ ایمان میں انسان اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر پر ایمان لاتا ہے۔ حدیث جبرائیل کے مطابق ایمان میں چھ بنیادی عقائد ہیں:

studywillas.com

- **اللہ پر ایمان**: اللہ کی واحدیت اور اس کی تمام صفات پر ایمان۔
- **فرشتوں پر ایمان**: اللہ کے تمام فرشتوں کو ماننا۔
- **کتابوں پر ایمان**: اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا۔
- **رسولوں پر ایمان**: اللہ کے منتخب رسولوں پر ایمان۔
- **یومِ قیامت پر ایمان**: قیامت کے دن انسانوں کا حساب کتاب ہوگا۔
- **تقدیر پر ایمان**: اللہ کی تقدیر میں ہر چیز کا ہونا طے شدہ ہے۔

ایمان کا تعلق عقیدے سے ہے، یعنی دل سے اللہ کے تمام اصولوں پر یقین کرنا۔

3. احسان: احسان، کسی کام کو بہترین طریقے سے اور اللہ کی رضا کے لیے کرنا ہے۔ یہ ایمان کا ایک اعلیٰ ترین مقام ہے جس میں انسان اللہ کی عبادت اور اس کے راستے پر چلنے کو اس طرح انجام دیتا ہے کہ گویا وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر وہ اس حالت میں نہیں ہے، تو یہ جانتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان کے دل میں اللہ کی موجودگی کا کامل احساس ہونا چاہیے، اور اس کا ہر عمل اللہ کے لئے ہونا چاہیے۔

احسان کی سطح پر انسان اپنے اعمال میں مکمل اخلاص، خشوع و خضوع، اور دل کی پاکیزگی سے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

اختتامیہ:

حدیث جبرائیل ایک جامع حدیث ہے جو اسلام کے بنیادی اصولوں، ایمان کے تصور اور احسان کے معیارات کو واضح کرتی ہے۔ اسلام، ایمان اور احسان تین مختلف لیکن ایک دوسرے کے مکمل کرنے والے درجات ہیں۔ اسلام کے بنیادی اصول انسان کو اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ہدایت دیتے ہیں، ایمان انسان کی دل کی یقین دہانی کو مکمل کرتا ہے، اور احسان انسان کو اللہ کی عبادت میں اعلیٰ معیار تک پہنچاتا ہے، جہاں ہر عمل اخلاص اور اللہ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے۔

studvillas.com

Q.2

جنت میں داخل کرنے والے اعمال پر حدیث کی روشنی میں تفصیل سے نوٹ لکھیں۔

Ans;

جنت میں داخل کرنے والے اعمال پر حدیث کی روشنی میں تفصیل سے نوٹ

اسلام میں جنت کا تصور ایک انتہائی اہم اور حوصلہ افزا تصور ہے۔ قرآن اور حدیث میں جنت کو ایک انعام، سکون، اور ابدی خوشی کی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جہاں مومنوں کے لیے اللہ کی رضا کی تکمیل اور انعامات ہیں۔ جنت میں داخل ہونے کے لیے کچھ مخصوص اعمال اور عبادات ہیں جن کو انسان اپنی زندگی میں اختیار کر کے اللہ کی رضا اور جنت کا حق دار بن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والے اعمال کو واضح طور پر بیان کیا ہے، اور احادیث میں ان اعمال کو بہت ہی اہمیت دی گئی ہے۔

1. ایمان اور اللہ کی واحدیت پر ایمان

جنت میں داخل ہونے کا سب سے پہلا اور اہم عمل اللہ کی واحدیت پر ایمان لانا ہے۔ قرآن اور حدیث میں جنت کے دروازے پر ایمان کا بڑا اثر بتایا گیا ہے۔ ایمان، ان تمام ایمان لانے والوں کے لیے جنت کے دروازے کھولتا ہے، اور جو شخص اللہ کی واحدیت اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے گا، اس کے لیے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے گا، اس کے لیے جنت کی نو دروازے کھلیں گے" (صحیح مسلم)

2. نماز قائم کرنا

نماز اسلام کا دوسرا ستون ہے اور یہ جنت میں داخل ہونے والے اعمال میں شامل ہے۔ نماز کی اہمیت اس قدر ہے کہ اسے بہت ساری احادیث میں جنت کی کلید قرار دی گئی ہے۔ جو شخص اللہ کی عبادت کے لیے نماز ادا کرتا ہے، وہ جنت کا حقدار بنتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص پانچ نمازوں کا پابند ہو گا، وہ جنت میں داخل ہوگا")صحیح بخاری("

3. صدقہ و زکوٰۃ دینا

مال کی زکات اور صدقہ دینا، انسان کی روحانی پاکیزگی اور مال کی تطہیر کا ذریعہ ہے۔ جو شخص اپنی دولت میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، وہ جنت کے قریب ہوتا ہے۔ صدقہ انسان کو نہ صرف مال و دولت میں برکت عطا کرتا ہے بلکہ جنت کے دروازوں کو بھی کھولتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم میں سے ہر ایک صدقہ دینے کا حق دار ہے("صحیح مسلم("

4. روزہ رکھنا

روزہ رکھنا، یعنی رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا، ایک ایسا عمل ہے جس کا انعام اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر رکھا ہے۔ روزہ انسان کی روحانی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جنت کے دروازے رمضان میں کھلتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں"
(صحیح بخاری)

5. حج ادا کرنا

حج، ایک ایسا عظیم عبادت ہے جسے استطاعت رکھنے والا مسلمان اپنی زندگی میں ایک بار فرض طور پر ادا کرتا ہے۔ حج کے ذریعے انسان اپنے گناہوں کو معاف کروا سکتا ہے اور جنت کی طرف اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص اللہ کے راستے میں حج ادا کرے اور اس دوران بےحیائی سے بچ کر رہے، وہ

studyillas.com

گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن کی طرح جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا) "صحیح بخاری)

6. اخلاقی حسن سلوک

اخلاقی حسن سلوک، ایک مسلمان کی زندگی کا اہم پہلو ہے۔ نیک اخلاق، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، والدین کے ساتھ حسن سلوک، اور دوسروں کے ساتھ محبت و معافی انسان کو جنت میں داخل کرنے والے اعمال میں شامل ہیں۔ جو شخص اپنے اخلاق میں نرمی اور حسن رکھتا ہے، وہ جنت کے حقدار بنتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں) "صحیح بخاری)

7. ذکر اللہ اور توبہ

اللہ کا ذکر کرنے اور توبہ کرنے سے انسان کی روح پاک ہوتی ہے اور وہ جنت میں داخل ہونے کے قابل ہوتا ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے گناہوں سے توبہ کرنا اور ذکر کرنا، انسان کے دل کو سکون عطا کرتا ہے اور اسے جنت کی بشارت ملتی ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص صبح و شام اللہ کا ذکر کرتا ہے، اس کے لیے جنت کی بشارت ہے) "صحیح مسلم)

8. صبر اور شکر

صبر اور شکر بھی جنت میں داخل ہونے والے اعمال میں سے ہیں۔ جو شخص اللہ کے فیصلوں پر راضی رہتا ہے اور مشکلات میں صبر کرتا ہے، اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ شکر گزار شخص جنت میں اعلیٰ مقام پاتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
صبر کرنے والے لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے انعام ہے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے) "صحیح بخاری)

9. معاف کرنا اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک

studyvillas.com

دوسروں کو معاف کرنا اور دل میں کینہ نہ رکھنا، جنت میں داخل ہونے والے اہم اعمال میں شامل ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے درگزر کرتا ہے اور معاف کرتا ہے، اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص معاف کرتا ہے، اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے" (صحیح مسلم)

نتیجہ

جنت میں داخل ہونے کے لیے انسان کو ایمان، عبادات، اخلاق، اور حسن سلوک پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسلام نے جنت میں داخل ہونے کے لیے بہت سارے اعمال بتائے ہیں جن میں ایمان کا مکمل احاطہ، نماز، روزہ، صدقہ، حج، اخلاق حسن سلوک اور اللہ کا ذکر شامل ہیں۔ انسان جب ان تمام اعمال کو اللہ کی رضا کے لیے انجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا انعام عطا کرتا ہے۔

studyvillas.com

Q.3

وسوسہ کا مفہوم کیا ہے اس کا علاج کس طرح کیا جائے حدیث کی روشنی میں بیان کریں نیز احادیث کی روشنی میں علم کے فضائل بیان کریں۔

Ans:

وسوسہ کا مفہوم اور اس کا علاج حدیث کی روشنی میں

وسوسہ ایک عربی لفظ ہے جو دل و دماغ میں غیر ضروری، بے بنیاد، اور اضطراب پیدا کرنے والی خیالات یا شکوک کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کسی بھی شخص کے ذہن میں آ سکتا ہے، چاہے وہ عبادت، ایمان، یا دنیاوی معاملات سے متعلق ہو۔ وسوسہ انسان کے دل میں شک اور اضطراب پیدا کرتا ہے، اور یہ انسان کی عبادات یا اس کے عقائد میں

خلل ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تاکہ انسان کو اللہ کی رضا سے دور کر سکے۔

وسوسہ کی علامات:

1. دل میں شک اور خوف کا پیدا ہونا۔
2. عبادات میں خلل ڈالنا، جیسے وضو یا نماز کے بارے میں شک۔
3. ایمان یا عقیدہ میں شبہات کا پیدا ہونا۔
4. ہمیشہ اپنے کیے گئے اعمال کے بارے میں پریشانی یا بےچینی محسوس کرنا۔

وسوسہ کا علاج حدیث کی روشنی میں:

اسلام میں وسوسہ کا علاج انتہائی آسان اور مفید طریقوں سے بیان کیا گیا ہے، جن میں ذکر، پناہ اور ایمان کی پختگی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو وسوسے سے نجات پانے کے لیے کئی تدابیر بتائیں۔

1. پناہ طلب کرنا:

سب سے پہلے، اللہ کی پناہ طلب کرنا ضروری ہے۔ جب انسان کو وسوسہ آئے تو اسے اللہ سے پناہ طلب کرنی چاہیے اور شیطان سے بچنے کے لیے "أعوذُ باللّٰهِ منَ الشيطانِ الرَّجيمِ (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان کے پھیرنے والے اثرات سے) پڑھنا چاہیے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کسی کے دل میں وسوسہ پیدا ہو تو وہ اللہ سے پناہ طلب کرے اور پھر اس پر کوئی توجہ نہ دے" (صحیح مسلم)

2. ذکر اور توبہ:

اللہ کا ذکر انسان کے دل کو سکون دیتا ہے اور وسوسوں کو دور کرتا ہے۔ جب انسان ذکر کرتا ہے تو اس کا دل اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شیطان کی جانب سے آنے والے خیالات کم ہو جاتے ہیں۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ کا ذکر دل کی سکونت کا سبب ہے" (صحیح مسلم)

3. وسوسہ کے اثرات کو نظرانداز کرنا:

studywillas.com

وسوسہ اگر ذہن میں آئے تو اسے فوراً نظرانداز کر دینا چاہیے اور اس پر توجہ نہیں دینی چاہیے۔ جب انسان کو یہ محسوس ہو کہ کوئی بے بنیاد خیال آ رہا ہے، تو اس کو دل سے نکال کر، فکر اور عمل سے بچنا ضروری ہے۔

حدیث:
"جو شخص اپنے دل میں وسوسہ محسوس کرے، تو وہ اللہ کا ذکر کرے اور اس کے ساتھ کچھ نہ کرے" (صحیح بخاری)

4. یقین اور ایمان کی پختگی:

اگر انسان کا ایمان پختہ ہو، تو وسوسہ اسے زیادہ اثر نہیں کرتا۔ ایمان کے حوالے سے انسان کو اللہ کی قدرت اور اس کے فیصلوں پر اعتماد ہونا چاہیے۔

احادیث کی روشنی میں علم کے فضائل:

اسلام میں علم کی بڑی اہمیت ہے، اور اس کے فضائل کو کئی احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ علم انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے، اور وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ علم انسان کو رشد و ہدایت کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

1. علم انسان کی فلاح کا ذریعہ ہے:

رسول اللہ ﷺ نے علم کی اہمیت کو بہت واضح کیا ہے اور فرمایا:

حدیث:
"علم دولت سے بہتر ہے، علم آپ کی حفاظت کرتا ہے، لیکن دولت آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ علم آپ کا رہنما ہے اور آپ کا دوست ہے" (ابن ماجہ)

2. علم کا طلب فرض ہے:

اسلام میں علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ علم کا طلب ایک عبادت ہے اور اس کا مقصد اللہ کی رضا اور ہدایت حاصل کرنا ہے۔

حدیث:
"علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" (ابن ماجہ)

3. علم کا ذریعہ جنت ہے:

علم انسان کو جنت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ جو شخص علم کی طلب کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

studyvillas.com

حدیث:
"جو شخص اللہ کی راہ میں علم حاصل کرتا ہے، اللہ اس کے قدم جنت کے دروازوں کے قریب کر دیتا ہے" (صحیح مسلم)

4. علم کا عملی اطلاق:

علم کو صرف پڑھنا یا سیکھنا کافی نہیں، بلکہ اس علم کو عمل میں لانا ضروری ہے۔ علم کا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا نہیں، بلکہ ان معلومات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنا ہے۔

حدیث:
"علم کا فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب اسے عمل میں لایا جائے" (صحیح بخاری)

5. عالم کی اہمیت:

اسلام میں عالم کو بہت بڑا مقام دیا گیا ہے، کیونکہ عالم علم کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کو ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عالموں کو اپنے علم کی روشنی سے نوازتا ہے۔

حدیث:
"علماء انبیاء کے وارث ہیں" (ترمذی)

6. علم کا طلب انسان کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے:

علم انسان کو اللہ کی ہدایت کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس کے ذریعے انسان گمراہی سے بچتا ہے۔

حدیث:
"علم انسان کو ہدایت کے راستے پر لے آتا ہے اور جاہل انسان کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے" (صحیح مسلم)

نتیجہ:

وسوسہ انسان کی ذہنی پریشانیوں میں سے ایک ہے جس کا علاج اللہ کی پناہ، ذکر، ایمان کی پختگی اور وسوسہ کو نظرانداز کرنے میں ہے۔ علم کا طلب انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب بناتا ہے۔ علم، انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے، اس کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے اور جنت تک پہنچنے کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے مسلمان کو علم کی طلب اور اس پر

studyillas.com

عمل پیرا ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے ایمان کو مضبوط کرے اور زندگی میں سکون حاصل کرے۔

Q.4

تقدیر اور عذاب قبر کے بارے میں اپ نے جن روایات کا مطالعہ کیا ہے ان کا خلاصہ تحریر کریں۔

Ans:

تقدیر اور عذاب قبر کے بارے میں روایات کا خلاصہ

تقدیر اور **عذاب قبر** اسلامی عقائد میں دو اہم موضوعات ہیں، جن پر قرآن اور حدیث میں متعدد مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ ان دونوں موضوعات کے بارے میں مختلف احادیث موجود ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تقدیر کا علم اللہ کے پاس ہے اور عذاب قبر ایک حقیقت ہے جس کا سامنا ہر انسان کو ہوگا۔

1. تقدیر:

تقدیر کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی زندگی کے تمام امور اور واقعات کو پہلے ہی اپنے علم سے طے کر رکھا ہے۔ تقدیر میں اللہ کی مشیت، علم، اور حکمت شامل ہے، اور ہر انسان کا حال، مستقبل اور ہر واقعہ اللہ کی رضا اور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔

تقدیر پر ایمان:

اسلام میں تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ تقدیر پر ایمان انسان کو اللہ کی رضا میں رہنے کی رہنمائی دیتا ہے اور اسے زندگی کے اچھے اور برے حالات میں صبر کرنے کی طاقت فراہم کرتا ہے۔

studyvillas.com

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی شخص ایمان کامل نہیں کرتا جب تک کہ وہ تقدیر کے اچھے یا برے ہونے پر ایمان نہ لے آئے" (صحیح مسلم)

تقدیر کا علم اللہ کے پاس ہے:

تقدیر کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ انسان کو اس پر ایمان لانا چاہیے کہ اللہ نے ہر چیز کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی کر رکھا ہے، اور یہ تقدیر انسان کے اعمال اور فیصلوں سے الگ ہے۔ تقدیر میں اللہ کی حکمت اور انصاف شامل ہے۔

حدیث:
"اللہ نے قلم کو حکم دیا کہ جو کچھ ہونے والا ہے، وہ لکھ دو، اور جو کچھ نہیں ہونے والا وہ نہ لکھا جائے" (صحیح مسلم)

تقدیر میں تبدیلی:

اسلام میں تقدیر میں تبدیلی کی بھی گنجائش ہے۔ اللہ نے اپنی حکمت سے کچھ ایسی چیزیں بھی رکھی ہیں جن سے تقدیر بدل سکتی ہے، جیسے دعا، صدقہ، اور اچھے اعمال۔

حدیث:
"صدقہ تقدیر کو ٹالتا ہے، اور دعا کا اثر تقدیر پر پڑتا ہے" (صحیح مسلم)

---

2. عذاب قبر:

عذاب قبر ایک حقیقت ہے جو انسان کو اس کی قبر میں ملتا ہے، اور یہ عذاب اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔ عذاب قبر کا عقیدہ قرآن اور حدیث دونوں میں موجود ہے اور یہ مسلمان کی آخرت کے بارے میں عقیدہ کا حصہ ہے۔

عذاب قبر کی حقیقت:

عذاب قبر انسان کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے اور یہ قبر میں ہونے والی ایک آزمائش ہے۔ بعض افراد جنت میں ہوں گے اور بعض عذاب میں مبتلا ہوں گے، جو ان کے اعمال پر منحصر ہے۔

حدیث:
"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں

studyvillas.com

کے :صدقہ جاریہ، علم جو لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے) "صحیح مسلم(

عذاب قبر اور اس کے اسباب:

عذاب قبر کا بنیادی سبب انسان کے گناہ ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جو لوگ اللہ کی حدود کو پامال کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، اور لوگوں کے حقوق کو ضائع کرتے ہیں انہیں قبر میں عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حدیث:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قبر کے عذاب میں دو اسباب ہیں :ایک زبان کا گناہ اور دوسرا لوگوں کے حقوق کو" ضائع کرنا) "صحیح مسلم(

عذاب قبر سے بچاؤ:

عذاب قبر سے بچنے کے لیے انسان کو نماز، صدقہ، دعاؤں اور اچھے اعمال کی کوشش کرنی چاہیے۔ مخصوص اذکار اور دعائیں بھی ہیں جو عذاب قبر سے بچنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

حدیث:
اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا :جو شخص اس دعا کو ہر روز پڑھے گا، اللہ اسے قبر کے" عذاب سے بچائے گا' :اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر) 'اللہ مجھے قبر کے عذاب سے پناہ دے) "(صحیح بخاری(

تقدیر اور عذاب قبر کا تعلق:

تقدیر اور عذاب قبر کے درمیان یہ تعلق ہے کہ انسان کی تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے، اس کے مطابق ہی اسے قبر میں عذاب یا راحت ملے گی۔ تقدیر کا علم اللہ کے پاس ہے اور اللہ اپنے علم کے مطابق انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ کی رحمت اور ہدایت انسان کو عذاب قبر سے بچا سکتی ہے۔

حدیث:
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کے مطابق ان کی تقدیر لکھتا ہے اور پھر ان کے اعمال" کی بنیاد پر انہیں عذاب یا راحت دیتا ہے) "صحیح مسلم(

---

studyvillas.com

نتیجه:

تقدیر اور عذاب قبر دونوں ایسے عقائد ہیں جنہیں مسلمان اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ تقدیر اللہ کی مشیت اور حکمت کا مظہر ہے، اور عذاب قبر ایک حقیقت ہے جو انسان کے اعمال کے مطابق ہو گا۔ تقدیر میں تبدیلی کے لیے دعا اور اچھے اعمال کا کردار اہم ہے، اور عذاب قبر سے بچنے کے لیے صحیح عقیدہ اور نیک عمل ضروری ہے۔ ان دونوں موضوعات پر ایمان رکھنا انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور آخرت میں کامیابی کے امکانات بڑھاتا ہے۔

Q.5

سنت پر عمل کرنے کی اہمیت بیان کریں نیز طلب علم کی فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

Ans:

سنت پر عمل کرنے کی اہمیت

سنت وہ عمل ہے جو نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں اختیار کیا اور جس پر آپ نے اپنی امت کو عمل کرنے کی ترغیب دی۔ سنت کی پیروی کرنا مسلمانوں کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیمات اور نبی کی رہنمائی کو صحیح طریقے سے سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ سنت پر عمل کرنے کی اہمیت مختلف پہلوؤں سے واضح کی جا سکتی ہے:

1. اللہ کی رضا حاصل کرنا:

سنت پر عمل کرنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی مکمل طور پر اللہ کی رضا کی تکمیل تھی، اور جو شخص نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرتا ہے، وہ اللہ کے قریب جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ یقیناً عظیم کامیابی پائے گا" (الاحزاب: 71)

2. نبی کریم ﷺ کی محبت:

studyvillas.com

رسول اللہ ﷺ کی محبت ہر مسلمان کے دل میں ہونی چاہیے، اور سنت پر عمل کرنا اس محبت کا اظہار ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

"تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ میں اُس کے لیے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں" (صحیح بخاری)

جب مسلمان نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو وہ نبی ﷺ سے اپنی محبت کو ثابت کرتے ہیں۔

3. دین کی صحیح سمجھ:

سنت کا مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے انسان کو دین کی صحیح سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ قرآن اور حدیث میں جو تعلیمات دی گئی ہیں، ان کو صحیح طریقے سے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا واحد ذریعہ سنت ہی ہے۔

4. دنیا اور آخرت میں کامیابی:

سنت کی پیروی کرنا انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن اور سنت کا سب سے زیادہ پیروکار ہو" (صحیح مسلم)

5. معاشرتی بہتری:

سنت پر عمل کرنے سے معاشرتی مسائل حل ہوتے ہیں، اخلاق بہتر ہوتے ہیں، اور انسان ایک بہتر معاشرتی زندگی گزار سکتا ہے۔ نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے مسلمانوں میں محبت، اخوت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

طلب علم کی فضیلت پر نوٹ

اسلام میں علم کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں علم کا بار بار ذکر کیا ہے اور اس کی طلب کو فرض قرار دیا ہے۔ علم انسان کو اپنی زندگی میں کامیاب بنانے اور دنیا و آخرت میں فلاح حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ طلب علم کے فضائل کو نبی ﷺ کی کئی احادیث میں بیان کیا گیا ہے:

1. علم کا طلب فرض ہے:

studyvillas.com

اسلام میں علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ حضرت علیؑ نے فرمایا:

"علم دولت سے بہتر ہے، کیونکہ علم آپ کی حفاظت کرتا ہے جبکہ دولت آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے"

علم انسان کی فلاح اور کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" (ابن ماجہ)

2. دنیا و آخرت کی فلاح:

علم انسان کو اللہ کی رضا کی راہ پر گامزن کرتا ہے اور اُسے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اللہ کا ذکر اور اس کے پیغام کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کے لیے علم ضروری ہے۔

"جو شخص علم کی طلب میں نکلتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے" (صحیح مسلم)

3. علماء کا درجہ بلند ہے:

اسلام میں علماء کا درجہ بہت بلند ہے کیونکہ وہ علم کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"علماء انبیاء کے وارث ہیں" (ترمذی)

علماء کا کام انسانوں کو دین کی صحیح تعلیمات دینا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے، اور ان کا مقام بہت بلند ہے۔

4. علم سے دل کی روشنی:

علم انسان کے دل کو روشن کرتا ہے اور اس کو صحیح اور غلط کی تمیز دیتا ہے۔ علم انسان کو جہالت سے نکال کر روشن خیال اور باشعور بناتا ہے۔

"اللہ کی کتاب کی تلاوت کرنے والوں اور علم حاصل کرنے والوں کے درجات بلند کیے جاتے ہیں" (سورۃ المجادلہ :11)

5. علم کا عملی استعمال:

اسلام میں علم کا صرف حصول ہی نہیں، بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ علم کو انسان اپنی زندگی میں نافذ کرے، اس کا عملی اطلاق کرے تاکہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

"علم کا فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب اسے عمل میں لایا جائے" (صحیح بخاری)

studyillas.com

6. علم کا انسان کی شخصیت پر اثر:

علم انسان کی شخصیت میں توازن اور حکمت پیدا کرتا ہے۔ ایک عالم نہ صرف اپنے علم میں ترقی کرتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

نتیجہ:

سنت پر عمل کرنے سے انسان کو اللہ کی رضا، نبی ﷺ کی محبت، اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یہ انسان کو اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی لحاظ سے بہتر بناتا ہے۔ اسی طرح، **علم کی طلب** ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم انسان کی فلاح کا راستہ ہے۔ اسلام میں علم کا بڑا مقام ہے، اور اس پر عمل کرنا انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرتا ہے۔ علم کی طلب انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے اور اس کے دل کو روشن کرتی ہے۔

studyvillas.com